سلسلہ : رسائلِ فتاویٰ رضویہ

جلد: تیسویں

رسالہ نمبر 6

منبه المنية بوصول الحبيب الى العرش والرّؤية ۱۳۲۰ھ

محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عرش تک رسائی اور دیدار الٰہی
کے بارے میں مطلوب سے خبردار کرنیوالا

پیشکش : مجلسِ آئی ٹی (دعوتِ اسلامی)

رسالہ

منبه المنیة بوصول الحبیب الی العرش والرّؤیة ۱۳۲۰ھ

(محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عرش تک رسائی اور دیدار الٰہی کے بارے میں مطلوب سے خبردار کرنیوالا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

مسئلہ ۳۶: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ شب معراج نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا اپنے رب کو دیکھنا کس حدیث سے ثابت ہے؟ بینوا توجروا (بیان فرمائیے اور اجر دیے جاؤ گے۔ت)

الجواب:

الاحادیث المرفوعه (مرفوع حدیثیں)

امام احمد اپنی مسند میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی:

قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم رأیت ربی عزوجل[1]۔	یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا۔

[1] مسند احمد بن حنبل عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما المکتب الاسلامی بیروت ۱/۲۸۵

امام جلال الدین سیوطی خصائص کبرٰی اور علامہ عبدالرؤماوی تیسیر شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں: یہ حدیث بسند صحیح ہے[2]۔

ابن عساکر حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لان اللہ اعطی موسی الکلام واعطانی الرؤیۃ لوجھہ و فضلنی بالمقام المحمود والحوض المورود[3]۔	بیشک اللہ تعالٰی نے موسٰی کو دولت کلام بخشی اور مجھے اپنا دیدار عطا فرمایا مجھ کو شفاعت کبرٰی وحوض کوثر سے فضیلت بخشی۔

وہی محدث حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی:

قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قال لی ربی نحلت ابرٰھیم خلتی وکلمت موسٰی تکلیما واعطیتك یا محمد کفاحا[4]۔ فی مجمع البحار کفاحا ای مواجھۃً لیس بینھما حجاب ولارسول[5]۔	یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں مجھے میرے رب عزوجل نے فرمایا میں نے ابراہیم کو اپنی دوستی دی اور موسٰی سے کلام فرمایا اور تمہیں اے محمد! مواجہ بخشا کہ بے پردہ وحجاب تم نے میرا جمال پاک دیکھا۔ مجمع البحار میں ہے کہ کفاح کا معنٰی بالمشافہ دیدار ہے جبکہ درمیان میں کوئی پردہ اور قاصد نہ ہو۔(ت)

ابن مردویہ حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی:

سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وھو یصف سدرۃ المنتھٰی(وذکر الحدیث الی ان قالت) قلت یارسول اللہ	یعنی میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سدر المنتہٰی کا وصف بیان فرماتے تھے میں نے عرض کی یارسول اللہ! حضور نے اس کے

[2] التیسیر شرح الجامع الصغیر تحت حدیث رأیت ربی مکتبۃ الامام الشافعی ریاض ۲/۲۵، الخصائص الکبرٰی حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما مرکز اہلسنت برکات رضا گجرات ہند ۱/۱۶۱

[3] کنزالعمال بحوالہ ابن عساکر عن جابر حدیث ۳۹۲۰۶ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۴/۴۴۷

[4] تاریخ دمشق الکبیر باب ذکر عروجہ الی السماء واجتماعہ بجماعۃ من الانبیاء داراحیاء التراث العربی بیروت ۳/۲۹۶

[5] مجمع بحار الانوار باب کف ع تحت اللفظ کفح مکتبہ دارالایمان مدینہ منورہ ۴/۴۲۴

ما رأیت عندھا؟ قال رأیته عندھا یعنی ربه[6]۔	پاس کیا دیکھا؟ فرمایا: مجھے اس کے پاس دیدار ہوا یعنی رب کا۔

اٰثار الصحابہ

ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی:

اما نحن بنوھا شام فنقول ان محمدا رای ربه مرتین[7]۔	ہم بنی ہاشم اہلبیت رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تو فرماتے ہیں کہ بیشک محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنے رب کو دوبار دیکھا۔

ابن اسحٰق عبداللہ بن ابی سلمہ سے راوی:

ان ابن عمر ارسل الی ابن عباس یسأله ھل رأی محمد صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم ربه، فقال نعم[8]۔	یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے دریافت کرا بھیجا: کیا محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں۔

جامع ترمذی ومعجم طبرانی میں عکرمہ سے مروی:

واللفظ للطبرانی عن ابن عباس قال نظر محمد الی ربه قال عکرمة فقلت لابن عباس نظر محمد الی ربه قال نعم جعل الکلام لموسٰی والخلة لابرٰھیم والنظر لمحمد صلی اللہ	یعنی طبرانی کے الفاظ ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا۔ عکرمہ ان کے شاگرد کہتے ہیں: میں نے عرض کی: کیا محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا؟ فرمایا: ہاں اللہ تعالٰی نے موسٰی کے لئے

---

[6] الدرالمنثور فی التفسیر بالماثور بحوالہ ابن مردویہ تحت آیۃ ۱/۱۷ داراحیاء التراث العربی بیروت ۱۹۴/۵

[7] جامع الترمذی ابو اب التفسیر سورہ نجم امین کمپنی اردو بازار دہلی ۱۶۱/۲، الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی فصل وامارؤیة لربه المطبعة الشرکة الصحافیة فی البلاد العثمانیه ۱۵۹/۱

[8] الدرالمنثور بحوالہ ابن اسحٰق تحت آیۃ ۱۸/۵۳ داراحیاء التراث العربی بیروت ۵۷۰/۷

تعالٰی علیه وسلم[9] (زاد الترمذی)فقد رای ربه مرتین[10]۔	کلام رکھا اور ابراہیم کے لئے دوستی اور محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لئے دیدار۔(اور امام ترمذی نے یہ زیادہ کیا کہ) بیشک محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اللہ تعالٰی کو دو بار دیکھا۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔امام نسائی اور امام خزیمہ وحاکم وبیہقی کی روایت میں ہے:

واللفظ للبیهقی أتعجبون ان تکون الخلة لابراهیم و الکلام لموسٰی والرؤیة لمحمد صلی الله تعالٰی علیه و سلم۔	کیا ابراہیم کے لئے دوستی اور موسٰی کے لئے کلام اور محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لئے دیدار ہونے میں تمہیں کچھ اچنبا ہے۔یہ الفاظ بیہقی کے ہیں۔

حاکم[11] نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔امام قسطلانی وزرقانی نے فرمایا: اس کی سند جید ہے[12]۔طبرانی معجم اوسط میں راوی:

عن عبدالله بن عباس انه کان یقول ان محمدا صلی الله تعالٰی علیه وسلم راٰی ربه مرتین مرة ببصره ومرة بفواده[13]۔	یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما فرمایا کرتے بیشک محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے دو بار اپنے رب کو دیکھا ایک بار اس آنکھ سے اور ایک بار دل کی آنکھ سے۔

---

[9] المعجم الاوسط حدیث ۹۳۹۲ مکتبۃ المعارف ریاض ۱۰/۱۸۱

[10] جامع الترمذی ابواب التفسیر سورۃ نجم امین کمپنی اردو بازار دہلی ۲/۱۶۰

[11] المواهب اللدنیة بحواله النسائی والحاکم المقصد الخامس المکتب الاسلامی بیروت ۳/۱۰۴، الدرالمنثور بحواله النسائی والحاکم تحت الآیة ۵۳/۱۸ داراحیاء التراث العربی بیروت ۷/۵۶۹، المستدرک علی الصحیحین کتاب الایمان راٰی محمد صلی الله تعالٰی علیه وسلم ربه دارالفکر بیروت ۱/۶۵، السنن الکبرٰی للنسائی حدیث ۱۱۵۳۹ دارالکتب العلمیة بیروت ۶/۴۷۲

[12] شرح الزرقانی علی المواهب اللدنیه المقصد الخامس دارالمعرفة بیروت ۶/۱۱۷

[13] المواهب اللدنیة بحواله الطبرانی فی الاوسط المقصد الخامس المکتب الاسلامی بیروت ۳/۱۰۵، المعجم الاوسط حدیث ۵۷۵۷ مکتبة المعارف ریاض ۶/۳۵۶

امام سیوطی وامام قسطلانی وعلامہ شامی علامہ زرقانی فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند صحیح ہے[14]۔

امام الائمہ ابن خزیمہ وامام بزار حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی:

ان محمدا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم رأی ربہ عزوجل[15]۔	بیشک محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا۔

امام احمد قسطلانی وعبدالباقی زرقانی فرماتے ہیں: اس کی سند قوی ہے[16]۔ محمد بن اسحٰق کی حدیث میں ہے:

ان مروان سأل ابا ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ ھل رأی محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ربہ فقال نعم[17]۔	یعنی مروان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے پوچھا: کیا محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا؟ فرمایا: ہاں

اخبار التابعین

مصنف عبدالرزاق میں ہے:

عن معمر عن الحسن البصری انہ کان یحلف باللہ لقد رأی محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم[18]۔	یعنی امام حسن بصری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ قسم کھا کر فرمایا کرتے بیشک محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا۔

اسی طرح امام ابن خزیمہ حضرت عروہ بن زبیر سے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے پھوپھی زاد

---

[14] المواھب اللدنیۃ المقصد الخامس المکتب الاسلامی بیروت ۱۰۵/۳، شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیہ المقصد الخامس دار المعرفہ بیروت ۱۱۷/۶

[15] المواھب اللدنیۃ بحوالہ ابن خزیمہ المقصد الخامس المکتب الاسلامی بیروت ۱۰۵/۳

[16] المواھب اللدنیۃ بحوالہ ابن خزیمہ المقصد الخامس المکتب الاسلامی بیروت ۱۰۵/۳، شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیہ المقصد الخامس دار المعرفہ بیروت ۱۱۸/۶

[17] شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیۃ بحوالہ ابن اسحٰق دار المعرفہ بیروت ۱۱۶/۶، الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی بحوالہ ابن اسحٰق فصل وما رؤیۃ لربہ المطبعۃ الشرکۃ الصحافیۃ فی البلاد العثمانیہ ۱۵۹/۱

[18] الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی بحوالہ عبدالرزاق عن معمر عن الحسن البصری فصل واما رویۃ لربہ المطبعۃ الشرکۃ الصحافیۃ فی البلاد العثمانیہ ۱۵۹/۱

بھائی کے بیٹے اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نواسے ہیں راوی کہ وہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شب معراج دیدار الٰہی ہونا ماننے: وانہ یشتد علیہ انکارھا[19] اھ ملتقطا۔ اور ان پر اس کا انکار سخت گراں گزرتا۔

یوں ہی کعب احبار عالم کتب سابقہ وامام ابن شہاب زہری قرشی وامام مجاہد مخزومی مکی وامام عکرمہ بن عبداللہ مدنہ ہاشمی وامام عطا بن رباح قرشی مکی۔ استاد امام ابو حنیفہ وامام مسلم بن صبیح ابوالضحی کوفی وغیرہم جمیع تلامذہ عالم قرآن حبر الامہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بھی یہی مذہب ہے۔ امام قسطلانی مواہب لدنیہ میں فرماتے ہیں:

اخرج ابن خزیمۃ عن عروہ بن الزبیر اثباتھا وبہ قال سائر اصحاب ابن عباس وجزم بہ کعب الاحبار والزھری[20] الخ۔	ابن خزیمہ نے عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس کا اثبات روایت کیا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے تمام شاگردوں کا یہی قول ہے۔ کعب احبار اور زہری نے اس پر جزم فرمایا ہے۔ الخ۔ (ت)

اقوال من بعدھم من ائمۃ الدین

امام خلّال کتاب السنۃ میں اسحٰق بن مروزی سے راوی، حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ رؤیت کو ثابت مانتے اور اس کی دلیل فرماتے:

قول النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم رأیت ربی[21] اھ مختصرًا۔	نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے میں نے اپنے رب کو دیکھا۔

نقاش اپنی تفسیر میں اس امام سند الانام رحمہ اللہ تعالیٰ سے راوی:

انہ قال اقول بحدیث ابن عباس بعینہ راٰی ربہ راٰہ راٰہ راٰہ حتی انقطع نفسہ[22]۔	یعنی انہوں نے فرمایا میں حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا معتقد ہوں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو اسی آنکھ سے دیکھا دیکھا دیکھا، یہاں تک فرماتے رہے کہ سانس ٹوٹ گئی۔

---

[19] شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیۃ بحوالہ ابن خزیمہ المقصد الخامس دار المعرفۃ بیروت ۱/۱۱۶

[20] المواھب اللدنیۃ المقصد الخامس المکتب الاسلامی بیروت ۳/۱۰۴

[21] المواھب اللدنیۃ بحوالہ الخلال فی کتاب السن المقصد الخامس المتکب الاسلامی بیروت ۳/۱۰۷

[22] الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی بحوالہ النقاش عن احمد وامام رؤیۃ لربہ المکتبۃ الشرکۃ الصحافیۃ ۱/۱۵۹

امام ابن الخطیب مصری مواہب شریف میں فرماتے ہیں:

جزم بہ معمر واٰخرون وھوقول الاشعری وغالب اتباعہ[23]۔	یعنی امام معمر بن راشد بصری اوران کے سوااور علماء نے اس پر جزم کیا، اوریہی مذہب ہے امام اہلسنت امام ابوالحسن اشعری اوران کے غالب پیروؤں کا۔

علامہ شہاب خفاجی نسیم الریاض شرح شفائے امام قاضی عیاض میں فرماتے ہیں:

الاصح الراجح انہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم رای ربہ بعین راسہ حین اسری بہ کما ذھب الیہ اکثر الصحابۃ[24]۔	مذہب اصح وراجح یہی ہے کہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے شب اسرا اپنے رب کو بچشم سر دیکھا جیسا کہ جمہور صحابۂ کرام کا یہی مذہب ہے۔

امام نووی شرح صحیح مسلم میں پھر علامہ محمد بن عبدالباقی شرح مواہب میں فرماتے ہیں:

الراجح عند اکثر العلماء انہ طرای ربہ بعین راسہ لیلۃ المعراج[25]۔	جمہور علماء کے نزدیک راجح یہی ہے کہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے شب معراج اپنے رب کو اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھا۔

ائمہ متاخرین کے جدا جدا اقوال کی حاجت نہیں کہ وہ حد شمار سے خارج ہیں اور لفظ اکثر العلماء کہ منہاج میں فرمایا کافی ومغنی۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۳۷: ازکانپور محلّہ بنگالی محل مرسلہ حدم علی خاں وکاظم حسین ۱۱محرم الحرام ۱۳۲۰ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا شب معراج مبارک عرش عظیم تک تشریف لے جانا علمائے کرام وائمہ اعلام نے تحریر فرمایا ہے یا نہیں؟ زید کہتا ہے یہ محض جھوٹ ہے، اس کا یہ کہنا کیسا ہے؟ **بینوا توجروا** (بیان فرماؤ اجر دئے جاؤ گے۔ت)

الجواب:

بیشک علمائے کرام ائمہ دین عدول ثقات معتمدین نے اپنی تصانیف جلیلہ میں اس کی اور اس سے

[23] المواھب اللدنیہ المقصد الخامس المکتب الاسلامی بیروت ۳/ ۱۰۴

[24] نسیم الریاض شرح شفاء القاضی عیاض فصل واما رؤیۃ لربہ مرکز اہلسنت برکات رضا گجرات ہند ۲/ ۳۰۳

[25] شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیۃ المقصد الخامس دارالمعرفۃ بیروت ۶/ ۱۱۶

زائد کی تصریحات جلیلہ فرمائی ہیں، اور یہ سب احادیث ہیں، اگرچہ احادیث مرسل یا ایک اصطلاح پر معضل ہیں، اور حدیث مرسل ومعضل باب فضائل میں بالاجماع مقبول ہے خصوصًا جبکہ ناقلین ثقات عدول ہیں اور یہ امر ایسا نہیں جس میں رائے کو دخل ہو تو ضرور ثبوت سند پر محمول، اور مثبت نافی پر مقدم، اور عدم اطلاع اطلاع عدم نہیں تو جھوٹ کہنے والا محض جھوٹا مجازف فی الدین ہے۔

امام اجل سیدی محمد بوصیری قدس سرہ، قصیدہ بردہ شریف میں فرماتے ہیں: ع

سریت من حرم لیلا الی حرم   کما سری البدر فی داج من الظلم

وبت ترقی الی ان نلت منزلۃ   من قاب قوسین لم تدرك ولم ترم

خفضت کل مقام بالاضافۃ اذ   نودیت بالرفع مثل المفرد العلم

فخرت کل فخار غیر مشترك   وجزت کل مقام غیر مزدحم[26]

یعنی یارسول اللہ! حضور رات کے ایک تھوڑے سے حصے میں حرم مکہ معظّمہ سے بیت الاقصٰی کی طرف تشریف فرما ہوئے جیسے اندھیری رات میں چودھویں کا چاند چلے، اور حضور اس شب میں ترقی فرماتے رہے یہاں تک کہ قاب قوسین کی منزل پہنچے جو نہ کسی نے پائی نہ کسی کو اس کی ہمت ہوئی۔ حضور نے اپنی نسبت سے تمام مقامات کو پست فرمادیا، جب حضور رفع کے لئے مفرد علم کی طرح ندا فرمائے گئے حضور نے ہر ایسا فخر جمع فرمالیا جو قابل شرکت نہ تھا اور حضور ہر اس مقام سے گزر گئے جس میں اوروں کا ہجوم نہ تھا یا یہ کہ حضور نے سب فخر بلاشرکت جمع فرمالئے اور حضور تمام مقامات سے بے مزاحم گزر گئے۔ یعنی عالم امکان میں جتنے مقام ہیں حضور سب سے تنہا گزر گئے کہ دوسرے کو یہ امر نصیب نہ ہوا۔

علامہ علی قاری اس کی شرح میں فرماتے ہیں:

ای انت دخلت الباب وقطعت الحجاب الی ان لم تترك غایۃ للساع الی السبق من کمال القرب المطلق الی جناب الحق ولا ترکت موضع رقی وصعود وقیام وقعود لطالب رفعۃ فی عالم الوجود	یعنی حجور دروازہ میں داخل ہوئے اور آپ نے یہاں تک حجاب طے فرمائے کہ حضرت عزت کی جناب میں قرب مطلق کامل کے سبب کسی ایسے کے لئے جو سبقت کی طرف دوڑے کوئی نہایت نہ چھوڑی اور تمام عالم وجود میں کسی طالب بندلی کے لئے کوئی جگہ عروج وترقی یا اٹھنے بیٹھنے

[26] الکواکب الدریۃ فی مدح خیر البریۃ (قصیدہ بردہ) الفصل السابع مرکز اہلسنت گجرات ہند ص ۴۴ تا ۴۶

بل تجاوزت ذٰلك الی مقام قاب قوسین اوادنٰی فاوحٰی الیك ربك ما اوحٰی[27]۔	کی باقی نہ رکھی بلکہ حضور عالم مکان سے تجاوز فرما کر مقام قاب و قوسین اوادنٰی تک پہنچے تو حضور کے رب نے حضور کو وحی فرمائی جو وحی فرمائی۔

نیز امام ہمام ابو عبداللہ شرف الدین محمد قدس سرہ، ام القرٰی میں فرماتے ہیں:

وترقی بہ الی قاب قوسین	وتلك السیادۃ القعسا

رتب تسقط الامانی حسرٰی	دونہا ماوراھن وراء[28]

حضور کو قاب قوسین تک ترقی ہوئی اور یہ سرداری لازوال ہے یہ وہ مقامات ہیں کہ آرزوئیں ان سے تھک کر گرجاتی ہیں ان کے اس طرف کوئی مقام ہی نہیں۔

امام ابن حجر مکی قدس سرہ الملکی اس کی شرح افضل القرٰی میں فرماتے ہیں:

قال بعض الائمۃ والمعاریج لیلۃ الاسراء عشرۃ، سبعۃ فی السمٰوٰت والثامن الی سدرۃ المنتھٰی والتاسع الی المستوی والعاشر الی العرش[29] الخ۔	بعض ائمہ نے فرمایا شب اسراء دس معراجیں تھیں، سات ساتوں آسمانوں میں، اور آٹھویں سدرۃ المنتہٰی، نویں مستوی، دسویں عرش تک۔

سید علامہ عارف باللہ عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی نے حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ میں اسے نقل فرما کر مقرر رکھا:

قال الشھاب المکی فی شرح ھمزیۃ لامام بوصیری عن بعض الائمۃ ان المعاریج عشرۃ الٰی قولہ والعاشر الی العرش والرؤیۃ[30]۔	فرمایا، امام شہاب مکی نے شرح ہمزیہ امام بوصیرہ میں کہا بعض آئمہ سے منقول ہے کہ معراجین دس ہیں، دسویں عرش و دیدار تک۔

نیز شرح ہمزیہ امام مکی میں ہے:

لما اعطی سلیمٰن علیہ الصلٰوۃ والسلام	جب سلیمان علیہ الصلٰوۃ والسلام کو ہوا دی گئی

---

[27] الزبدۃ العمدۃ فی شرح القصیدۃ البردۃ الفصل السابع جمعیت علماء سکندریہ خیر پور سندھ ص ۹۶

[28] ام القرٰی فی مدح خیر الورٰی الفصل الرابع حزب القادریۃ لاہور ص ۱۳

[29] افضل القرٰی لقراء ام القرٰی تحت شعر ۷۳ المجمع الثقافی ابو ظبی ۱/ ۲۰۴

[30] الحدیقۃ الندیہ شرح الطریقۃ المحمدیہ بحوالہ شرح قصیدہ ہمزیہ المکتبۃ النوریۃ الرضویہ لائلپور ۱/ ۲۷۲

الریح التی غدوھا شھر وروا حھا شھر اعطی نبینا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم البراق فحملہ من الفرش الی العرش فی لحظۃ واحدۃ واقل مسافۃ فی ذٰلک سبعۃ اٰلاف سنۃ۔وما فوق العرش الی المستوی والرفرف لایعلمہ الا اللہ تعالٰی[31]۔	کہ صبح شام ایک ایک مہینے کی راہ پر لے جاتی۔ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو براق عطا ہوا کہ حضور کو فرش سے عرش تک ایک لمحہ میں لے گیا اور اس مین ادنٰی مسافت (یعنی آسمان ہفتم سے زمین تک) سات ہزار برس کی راہ ہے۔اور وہ جو فوق العرش سے مستوی اور فرف تک رہی اسے تو خدا ہی جانے۔

اسی میں ہے:

لما اعطی موسٰی علیہ الصلٰوۃ والسلام الکلام اعطی نبینا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مثلہ لیلۃ الاسراء و زیادۃ الدنو و الرویۃ بعین البصر وشتان مابین جبل الطور الذی نوجی بہ موسٰی علیہ الصلٰوۃ و السلام و ما فوق العرش الذی نوجی بہ نبینا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم[32]۔	جب موسٰی علیہ الصلٰوۃ والسلام کو دولت کلام عطا ہوئی ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ویسی ہی شب اسرا ملی اور زیادت قرب اور چشم سر سے دیدار الٰہی اس کے علاوہ۔اور بھلا کہاں کوہ طور جس پر موسٰی علیہ الصلوۃ والسلام سے مناجات ہوئی اور کہاں مافوق العرش جہاں ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے کلام ہوا۔

اسی میں ہے:

رقیہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ببدنہ یقظۃ بمکۃ لیلۃ ولاسراء الی السماء ثم الی سدرۃ المنتھٰی ثم الی المستوی الی العرش والرفرف والرویۃ[33]۔	نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنے جسم پاک کے ساتھ بیداری میں شب اسرا آسمانوں تک ترقی فرمائی، پھر سدرۃ المنتہٰی، پھر مقام مستوٰی، پھر عرش ورفرف ودیدار تک۔

علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی خلویت رحمۃ اللہ تعالٰی تعلیقات افضل القرٰی میں فرماتے ہیں:

الاسراء بہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم	نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو معراج بیداری

[31] افضل القرٰی لقرء ام القرٰی

[32] افضل القرٰی لقرء ام القرٰی

[33] افضل القرٰی لقراء ام القرٰی تحت شعرا المجمع الثقافی ابوظبی ۱/۱۶اور ۱۱۷

علی یقظۃ بالجسد والروح من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی ثم عرج بہ الی السمٰوٰت العلی ثم الی سدرۃ المنتہٰی ثم الی المستوی ثم الی العرش والرفرف[34]۔	میں بدن وروح کے ساتھ مسجد حرام سے مسجد اقصٰی تک ہوئی، پھر آسمانوں، پھر سدرہ، پھر مستوی، پھر عرش ورفرف تک۔

فتوحات احمدیہ شرح الہمزیہ للشیخ سلیمان الجمل میں ہے:

رقیہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لیلۃ الاسراء من بیت المقدس الی السمٰوٰت السبع الی حیث شاء اللہ تعالٰی لکنہ لم یجاوز العرش علی الراجح[35]۔	حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی ترقی شب اسراء بیت المقدس سے ساتوں آسمانوں اور وہاں سے اس مقام تک ہے جہاں تک اللہ عزوجل نے چاہا مگر راجح یہ ہے کہ عرش سے آگے تجاوز نہ فرمایا۔

اسی میں ہے:

المعاریج لیلۃ الاسراء عشرۃ سبعۃ فی السمٰوٰت و الثامن الی سدرۃ المنتہٰی والتاسع الی المستوٰی و العاشر الی العرش لکن لم یجاوز العرش کما ھو التحقیق عند اھل المعاریج[36]۔	معراجیں شب اسراء دس ہوئیں، سات آسمانوں میں، اور آٹھویں سدرہ، نویں مستوی، دسویں عرش تک۔ مگر راویان معراج کے نزدیک تحقیق یہ ہے کہ عرش سے اوپر تجاوز نہ فرمایا۔

اسی میں ہے:

بعد ان جاوز السماء السابعۃ رفعت لہ سدرۃ المنتہٰی ثم جاوزھا الی مستوٰی ثم زج بہ فی النور فخرق سبعین الف حجاب من نور مسیرۃ	جب حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم آسمان ہفتم سے گزرے سدرہ حضور کے سامنے بُلند کی گئی اس سے گزر کر مقام مستوٰی پر پہنچے، پھر حضور عالم نور میں ڈالے گئے وہاں ستر ہزار پردے نور کے

[34] تعلیقات علی ام القرٰی للعلامۃ احمد بن محمد الصاوی علی ھامش الفتوحات الاحمدیۃ المکتبۃ التجاریۃ الکبری مصر ص ۳

[35] الفتوحات الاحمدیۃ بالمنح المحمدیۃ شرح الھمزیۃ المکتبۃ التجاریۃ الکبرٰی قاہرہ مصر ص ۳

[36] الفتوحات الاحمدیۃ بالمنح المحدیۃ شرح الھمزیۃ المکتبۃ التجاریۃ الکبرٰی قاہرہ مصر ص ۳۰

کل حجاب خمسائة عام ثم دلی له رفرف اخضر فارتقی به حتی وصل الی العرش ولم یجاوزه فکان من ربه قاب قوسین او ادنٰی [37]۔	طے فرمائے، ہر پردے کی مسافت پانسو برس کی راہ۔ پھر ایک سبز بچھونا حضور کے لئے لٹکایا گیا، حضور اقدس اس پر ترقی فرماکر عرش تک پہنچے، اور عرش سے ادھر گزر نہ فرمایا وہاں اپنے رب سے قاب قوسین اوادنی پایا۔

اقول: (میں کہتاہوں۔ت) شیخ سلیمٰن نے عرش سے اوپر تجاوز نہ فرمانے کو ترجیح دی، اور امام ابن حجر مکی وغیرہ کی عبارت ماضیہ وآتیہ وغیرہا میں فوق العرش ولامکان کی تصریح ہے، لامکان یقینا فوق العرش ہے اور حقیقۃً دونوں قولوں میں کچھ اختلاف نہیں، عرش تک منتہائے مکان ہے، اس سے آگے لامکان ہے، اور جسم نہ ہوگا مگر مکان میں، تو حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جسم مبارک سے منتہائے عرش تک تشریف لے گئے اور روح اقدس نے وراء الوراء تک ترقی فرمائی جسے ان کا رب جانے جو لے گیا، پھر وہ جانیں جو تشریف لے گئے، اسی طرف کلام امام شیخ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ میں اشارہ عنقریب آتاہے کہ ان پاؤں سے سیر کا منتہی عرش ہے، تو سیر قدم عرش پر ختم ہوئی، نہ اس لئے کہ سیر اقدس میں معاذاللہ کوئی کمی رہی، بلکہ اس لئے کہ تمام اماکن کا احاطہ فرمالیا، اوپر کوئی مکان ہی نہیں جسے کہئے کہ قدم پاک وہاں نہ پہنچا اور سیر قلب انور کی انتہاء قاب قوسین، اگر وسوسہ گزرے کہ عرش سے وراء کیا ہوگا کہ حضور نے اس سے تجاوز فرمایا تو امام اجل سید علی وفا رضی اللہ تعالٰی عنہ کا ارشاد سنئے جسے امام عبدالوہاب شعرانی نے کتاب الیواقیت والجواہر فی عقائد الاکابر میں نقل فرمایا کہ فرماتے ہیں:

لیس الرجل من یقیده العرش وما حواه من الافلاك والجنة والنار وانما الرجل من نفذ بصره الی خارج هٰذا الوجود کله وهناك یعرف قدر عظمة موجده سبحٰنه وتعالٰی [38]۔	مَرد وہ نہیں جسے عرش اور جو کچھ اس کے احاطہ میں ہے افلاک وجنت ونار یہی چیزیں محدود ومقید کرلیں، مرد وہ ہے جس کی نگاہ اس تمام عالم کے پار گزر جائے وہاں اسے موجد عالم جل جلالہ کی عظمت کی قدر کھلے گی۔

امام علامہ احمد قسطلانی مواہب لدنیہ ومنح محمدیہ میں اور علامہ محمد زرقانی اس کی شرح میں

[37] الفتوحات الاحمدیة بالمنح المحمدیة شرح الهمزیة المکتبة التجاریة الکبرٰی قاہرہ مصر ص ۳۱

[38] الیواقیت والجواہر المبحث الرابع والثلاثون داراحیاء التراث العربی بیروت ۲/ ۳۷

فرماتے ہیں:

(ومنھا انه رأی الله تعالٰی بعینیه) یقظة علی الراجح (وکلمه الله تعالٰی فی الرفیع الاعلی) علی سائر الامکنة و قدروی ابن عساکر عن انس رضی الله تعالٰی عنه مرفوعا لما اسری بی قربنی ربی حتی کان بینی وبینه قاب قوسین اوادنی [39]۔	نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے خصائص سے ہے کہ حضور نے اللہ عزوجل کو اپنی آنکھوں سے بیداری میں دیکھا، یہی مذہب راجح ہے، اور اللہ عزوجل نے حضور سے اس بُلند وبالاتر مقام میں کلام فرمایا جو تمام امکنہ سے اعلٰی تھا اور بیشک ابن عساکر نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: شب اسراء مجھے میرے رب نے اتنا نزدیک کیا کہ مجھ میں اور اس میں دو کمانوں بلکہ اس سے کم کا فاصلہ رہ گیا۔

اسی میں ہے:

قد اختلف العلماء فی الاسراء ھل ھوا اسراء واحد او اثنین مرة بروحه وبدنه یقظة ومرة مناما او یقظة بروحه وجسده من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی ثم مناما من المسجد الاقصی الی العرش [40]۔ فالحق انه اسراء واحد بروحه وجسده یقظة فی القصة کلھا والی ھذا ذھب الجمھور من علماء المحدثین و الفقھاء والمتکلمین [41]۔	علماء کو اختلاف ہوا کہ معراج ایک ہے یا دو، ایک بار روح و بدن اقدس کے ساتھ بیداری میں اور ایک بار خواب میں یا بیداری میں روح وبدن مبارک کے ساتھ مسجد الحرام سے مسجد اقصٰی تک، پھر خواب میں وہاں سے عرش تک۔ اور حق یہ ہے کہ وہ ایک اسراء ہے اور سارے قصے میں یعنی مسجد الحرام سے عرش اعلٰی تک بیداری میں روح وبدن اطہر ہی کے ساتھ ہے۔ جمہور علماء ومحدثین وفقہاء ومتکلمین سب کا یہی مذہب ہے۔

[39] المواھب اللدنیة المقصد الرابع الفصل الثانی المکتب الاسلامی بیروت ۲/ ۶۳۴، شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیه المقصد الرابع الفصل الثانی دار المعرفة بیروت ۵/ ۲۵۱و۲۵۲

[40] المواھب اللدنیة المقصد الخامس المکتب الاسلامی بیروت ۳/ ۷

[41] المواھب اللدنیة المقصد الخامس المکتب الاسلامی بیروت ۳/ ۷، المواھب اللدنیة المقصد الخامس المکتب الاسلامی بیروت ۳/ ۱۲

اسی میں ہے:

المعاریج عشرۃ (الٰی قولہ) العاشر الی العرش [42]۔	معراجیں دس ہوئیں، دسویں عرش تک۔

اسی میں ہے:

قد ورد فی الصحیح عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ قال لما عرج بی جبریل الی سدرۃ المنتھٰی ودنا الجبار رب العزۃ فتدلی فکان قاب قوسین او ادنٰی [43] وتدلیہ علی ما فی حدیث شریك کان فوق العرش [44]۔	صحیح بخاری شریف میں انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: میرے ساتھ جبریل نے سدرۃ المنتھٰی تک عروج کیا اور جبار رب العزۃ جل وعلانے دنو وتدلّی فرمائی تو فاصلہ دو کمانوں بلکہ ان سے کم کا رہا، یہ تدلی بالائے عرش تھی، جیسا کہ حدیث شریک ہے۔

علامہ شہاب خفاجی نسیم الریاض شرح شفائے قاضی عیاض میں فرماتے ہیں:

وردفی المعراج انہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لما بلغ سدرۃ المنتھٰی جاءہ بالرفرف جبریل علیہ الصلٰوۃ والسلام فتناولہ فطاربہ الی العرش [45]۔	حدیث معراج میں وارد ہوا کہ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سدرۃ المنتھٰی پہنچے جبریل امین علیہ الصلٰوۃ والتسلیم رفرف حاضر لائے وہ حضور کرلے کر عرش تک اڑ گیا۔

اسی میں ہے:

علیہ یدل صحیح الاحادیث الاحاد الدالۃ علی دخولہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم الجنۃ ووصولہ الی العرش او طرف	صحیح احادیثیں دلالت کرتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم شب اسراء جنت میں تشریف لے گئے اور عرش تک پہنچے یا علم کے

[42] المواھب اللدنیۃ المقصد الخامس مراحل المعراج المکتب الاسلامی بیروت ۱۷/۳
[43] المواھب اللدنیۃ المقصد الخاس ثم دنٰی فتدلی المتکب الاسلامی بیروت ۸۸/۳
[44] المواھب اللدنیۃ المقصد الخاس ثم دنٰی فتدلی المتکب الاسلامی بیروت ۹۰/۳
[45] نسیم الریاض شرح شفاء القاضی عیاض فصل واما ما ورد فی حدیث الاسراء مرکز اہلسنت گجرات ہند ۳۱۰/۲

العالم کما سیأتی کل ذٰلك بجسدہ یقظه[46]۔	اس کنارے تک کہ آگے لامکان ہے اور یہ سب بیداری میں مع جسم مبارک تھا۔

حضرت سید شیخ اکبر امام محی الدین ابن عربی رضی اللہ تعالٰی عنہ فتوحات مکیہ شریف باب ۳۱۶ میں فرماتے ہیں:

اعلم ان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم لما کان خلقه القرآن وتخلق بالاسماء وکان اللہ سبحٰنه وتعالٰی ذکر فی کتاب العزیز انه تعالٰی استوی علی العرش علی طریق التمدح والثناء علی نفسه اذ کان العرش اعظم الاجسام فجعل لنبیه علیه الصلٰوۃ والسلام من ھذا الاستواء نسبة علی طریق التمدح والثناء علیه به حیث کان اعلی مقام ینتھی الیه من اسری به من الرسل علیھم الصلٰوۃ والسلام وذٰلك یدل علی انه اسری به صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم بجسمه ولو کان الاسراء به رؤیا لما کان الاسراء ولا الوصلو الی ھذا المقام تمدحا ولا وقع من الاعراف حقه انکار علی ذٰلك[47]۔	تو جان لے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا خلق عظیم قرآن تھا اور حضور اسماء الٰہیہ کی خو وخصلت رکھتے تھے اور اللہ سبحٰنہ وتعالٰی قرآن کریم میں اپنی صفات مدح سے عرش پر استواء بیان فرمایا تو اس نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو بھی اس سفت استوا علی العرش کے پر تو سے مدح و منقبت بخشی کہ عرش وہ اعلٰی مقام ہے جس تک رسولوں کا اسراء منتہی ہو، اور اس سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا اسراء مع جسم مبارک تھا کہ اگر خواب ہوتا تو اسرا اور اس مقام استواء علی العرش تک پہنچنا مدح نہ ہوتا نہ گنوار اس پر انکار کرتے۔

امام علامہ عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی کتاب الیواقیت والجواہر میں حضرت موصوف سے ناقل:

[46] نسیم الریاض فی شرح شفاء القاضی عیاض فصل ثم اختلف السلف والعلماء مرکز اہلسنت گجرات ہند ۲/۲۷۰، ۲۶۹

[47] الفتوحات المکیة الباب السادس دار احیاء التراث العربی بیروت ۳/۶۱

انما قال صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم علی سبیل التمدح حتی ظہرت لمستوی اشارۃ لما قلنا من ان منتھی السیر بالقدم المحسوس للعرش [48]۔	نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا بطور مدح ارشاد فرمانا کہ یہاں تک کہ میں مستوی پر بُلند ہوا اسی امر کی طرف اشارہ ہے کہ قدم جسم سے سیر کا منتہی عرش ہے۔

مدارج النبوۃ شریف میں ہے:

فرمود صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پس گسترانیدہ شد برائے من رفرف سبز کہ غالب بود نور او بر نور نورآفتاب پس درخشید بآن نور بصر من ونہادہ شدم من برآں رفرف وبرداشتہ شدم تابرسید بعرش [49]۔	نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: پھر میرے لئے سبز بچھونا بچھایا گیا جس کا نور آفتاب کے نور پر غالب تھا چنانچہ اس نور کے سبب میری آنکھوں کا نور چمک اٹھا، پھر مجھے رفرف پر سوار کرکے بُلندی کی طرف اٹھایا گیا یہاں تک کہ میں عرش پر پہنچا۔ (ت)

اسی میں ہے:

آوردہ اند کہ چوں رسید آں حضرت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بعرش دست زد بدامان اجلال وے [50]۔	منقول ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عرش پر پہنچے تو عرش آپ کا دامن اجلال تھام لیا۔ (ت)

اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ شریف میں ہے:

جز حضرت پیغمبر ما صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بالاتر ازاں ہیچ کس نہ رفتہ وآنحضرت بجائے رفت کہ آنجا جانیست ۔ برداشت از طبیعت امکاں قدم کہ آں اسرٰی بعبدہٖ است من المسجد الحرام	ہمارے نبی اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے علاوہ عرش سے اوپر کوئی نہیں گیا، آپ اس جگہ پہنچے جہاں جگہ نہیں۔ طبیعت امکان سے قدم مبارک اٹھالئے کہ اللہ تعالٰی نے اپنے خاص بندے کو سیر کرائی مسجد حرام سے

---

48 الیواقیت والجواہر المبحث الرابع والثلاثون داراحیاء التراث العربی بیروت ۲/۳۷۰

49 مدارج النبوۃ باب پنجم وصل دررؤیت الٰہی مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۱/۱۶۹

50 مدارج النبوۃ باب پنجم وصل دررؤیت الٰہی مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۱/۱۷۰

تا عرصہ وجوب کہ اقتضائے عالم ست کابخانہ جاست و نے جہت و نے نشاں نہ نام[51]	صحرائے وجوب تک جو عالم کا آخری کنارہ ہے کہ وہاں نہ مکان ہے نہ جہت، نہ نشان اور نہ نام۔(ت)

نیز اسی کے باب رؤیۃ اللہ تعالٰی فصل سوم زیر حدیث قد رأی ربہ مرتین (تحقیق آپ نے اپنے رب کو دوبارہ دیکھا۔ت) ارشاد فرمایا:

بتحقیق دید آنحضرت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پروردگار خود را جل وعلا دوبار، یکے چوں نزدیک سدرۃ المنتہٰی بود، دوم چوں بالائے عرش برآمد[52]۔	تحقیق آنحضرت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنے پروردگار جل وعلا کو دوبار دیکھا، ایک بار جب آپ سدرہ کے قریب تھے، اور دوسری بار جب آپ عرش پر جلوہ گر ہوئے۔(ت)

مکتوبات حضرت شیخ مجدد الف ثانی جلد اول، مکتوب ۲۸۳ میں ہے:

آں سرور علیہ الصلٰوۃ والسلام دراں شب چوں از دائرہ مکان و زمان بیروں جست واز تنگی امکان برآمد ازل وابد راں آں واحد یافت وبدایت ونہایت را دریک نطقہ متحد دید[53]۔	اس رات سرکار دوعالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مکان وزمان کے دائرہ سے باہر ہوگئے، اور تنگی امکان سے نکل کر آپ نے ازل وابد کو ایک پایا اور ابتداء کو انتہا کو ایک نقطہ میں متحد دیکھا۔(ت)

نیز مکتوب ۲۷۲ میں ہے:

محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کہ محبوب رب العالمین ست وبہترین موجودات اولین وآخرین باوجود آنکہ بدولت معراج بدنی مشرف شدواز عرش وکرسی درگزشت واز امکان و زمان بالارفت[54]۔	محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جو کہ رب العالمین کے محبوب ہیں اور تمام موجودات اولین وآخرین سے افضل ہیں، جسمانی معراج سے مشرف ہوئے اور عرش وکرسی سے آگے گزر گئے اور مکان وزمان سے اوپر چلے گئے۔(ت)

---

[51] اشعۃ اللمعات باب المعراج مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۵۳۸/۴

[52] اشعۃ اللمعات کتاب الفتن باب رؤیۃ اللہ تعالٰی الفصل الثالث مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۴۴۲/۴ تا ۴۲۹

[53] مکتوبات امام ربانی مکتوب ۲۸۳ نولکشور لکھنؤ ۳۶۶/۱

[54] مکتوبات امام ربانی مکتوب ۲۷۲ نولکشور لکھنؤ ۳۴۸/۱

امام ابن الصلاح کتاب معرفۃ انواع علم الحدیث میں فرماتے ہیں:

قول المصنفین من الفقہاء وغیرھم "قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کذا وکذا" ونحو ذٰلك کلہ من قبیل المعضل وسماہ الخطیب ابوبکر الحافظ فی بعض وکلامہ مرسلا وذٰلك علی مذھب من یسمی کل مالایتصل مرسلاً[55]۔	فقہاء وغیرہ ومصنفین کا قول کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ایسا ایسا فرمایا ہے یا اس کی مثل کوئی کلمہ یہ سب معضل کے قبیل سے ہے۔ خطیب ابوبکر حافظ نے اس کا نام مرسل رکھا ہے اور یہ اس کے مذہب کے مطابق ہے جو ہر غیر متصل کا نام مرسل رکھتا ہے۔ (ت)

تلویح وغیرہ میں ہے:

ان لم یذکر الواسطۃ اصلا فمرسل[56]۔	اگر واسطہ بالکل مذکور نہ ہو تو وہ مرسل ہے۔ (ت)

مسلم الثبوت میں ہے:

المرسل قول العدل قال علیہ الصلٰوۃ والسلام کذا[57]۔	مرسل یہ ہے عادل کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے یوں فرمایا۔ (ت)

فواتح الرحموت میں ہے:

الکل داخل فی المرسل عند اھل الاصول[58]۔	اصولیوں کے نزدیک سب مرسل میں داخل ہیں۔ (ت)

انہیں میں ہے:

المرسل ان کان من صحابی یقبل مطلقا اتفاقا وان کان من غیرہ فالاکثر ومنھم الامام ابوحنیفۃ و الامام مالك و الامام احمد رضی اللہ تعالٰی عنھم قالوا یقبل مطلقا اذا کان الراوی ثقۃ[59] الخ۔	مرسل اگر صحابی سے ہو مطلقاً مقبول ہے اور اگر غیر صحابی سے ہو تو اکثر ائمہ بشمول امام اعظم، امام مالک اور امام احمد رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ مطلقاً مقبول ہے بشرطیکہ راوی ثقہ ہو الخ۔ (ت)

---

[55] معرفۃ انواع علم الحدیث النوع الحادی عشر دار الکتب العلمیۃ بیروت ص ۱۳۸

[56] التوضیح والتلویح الرکن الثانی فی السنۃ فصل فی الانقطاع نورانی کتب خانہ پشاور ص ۴۷۴

[57] مسلم الثبوت مسئلہ تعریف المرسل مطبع انصاری دہلی ص ۲۰۱

[58] فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت بذیل المستصفی مسئلہ فی الکلام علی المرسل منشورات الشریف الرضی قم ۲/۱۷۴

[59] فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت بذیل المستصفی مسئلہ فی الکلام علی المرسل منشورات الشریف الرضی قم ۲/۱۷۴

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے:

لایضر ذٰلك فی الاستدلال بہ ھٰھنا لان المقطع یعمل بہ فی الفضائل اجماعا[60]۔	اس سے استدلال کرنا یہاں مضر نہیں کیونکہ فضائل میں منقطع بالاجماع قابلِ عمل ہے۔(ت)

شفائے امام قاضی عیاض میں ہے:

اخبر صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لقتل علی وانہ قسیم النار[61]۔	رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے قتل کے بارے میں خبر دیتے ہوئے فرمایا کہ بیشک وہ قسیم النار ہیں۔(ت)

نسیم الریاض میں فرمایا:

ظاھر ھذان ھذا مما اخبربہ النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم الا انھم قالوا لم یروہ احد من المحدثین الا ان ابن الاثیر قال فی النھایۃ الا ان علیا رضی اللہ تعالٰی عنہ قال انا قسیم النار **قلت** ابن الاثیر ثقۃ وما ذکرہ علی لایقال من قبل الرائ فھو فی حکم المرفوع[62] اھ ملخصًا۔	ظاہر اس کا یہ ہے کہ بیشک یہ ان امور میں سے ہے جن کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے خبر دی مگر انہوں نے کہا کہ اس کو محدثین میں سے کسی نے روایت نہیں کیا مگر ابن اثیر نے نہایہ میں کہا: بیشک حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ میں قسیم نار ہوں۔ **میں کہتا ہوں** کہ ابن اثیر ثقہ ہے اور جو کچھ سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ذکر فرمایا وہ قیاس سے نہیں کہا جاسکتا لہٰذا وہ مرفوع کے حکم میں ہے اھ تلخیص (ت)

امام ابن الہمام فتح القدیر میں فرماتے ہیں:

[60] مرقاۃ المفاتیح باب الرکوع الفصل الثانی تحت الحدیث ۸۸۰ المکتبۃ الحبیبیہ کوئٹہ ۶۰۲/۲

[61] الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی فصل ومن ذلك مااطلع علیہ من الغیوب المطبعۃ الشرکۃ الصحافیۃ ۲۸۴/۱

[62] نسیم الریاض فی شرح شفاء القاضی عیاض ومن ذلك ما اطلع علیہ من الغیوب مرکز اہلسنت گجرات الہند ۱۶۳/۳

عدم النقل لاینفی الوجود[63]۔	عدم نقل وجود کی نفی نہیں کرتا۔ (ت)

واللہ تعالٰی اعلم

رسالہ

منبہ المنیۃ بوصول الحبیب الی العرش والرؤیۃ

ختم ہوا۔

---

[63] فتح القدیر کتاب الطہارت مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۱/۲۰